حضرت عثمانؓ کے سرکاری خطوط

از جناب خورشید احمد فارق صاحب، اُستاذ ادبیات عربی دلّی یونیورسٹی

(۴)

۲۲ - ولید بن عقبہ کے نام

کوفہ میں عثمان غنی رضہ کے مخالفوں میں تین قسم کے لوگ تھے : ایک وہ جن کو اُن سے ذاتی پرخاش تھی، دوسرے وہ جو اُن کے گورنروں سے ناخوش تھے اور تیسرے وہ جو اُن کو معزول کر کے حضرت علیؓ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے، اس تیسرے گروہ میں سب سے پہلے جن لوگوں نے عثمان غنی رضہ کے خلاف اور حضرت علی رضہ کے حق میں پبلک ایجی ٹیشن شروع کیا وہ کوفہ کے دو عرب تھے، عمرو بن زُرارہ نَخَعی اور کُمَیل بن زیاد نَخَعی، ان دونوں کے باپ صحابی تھے، ایک دن گورنر کوفہ ولید بن عُقبہ کو خبر ہوئی کہ عمرو بن زُرارہ نَخَعی نے عام جلسہ میں عثمان غنیؓ کو بُرا بھلا کہا اور حضرت علیؓ کی منقبت بیان کر کے لوگوں سے اپیل کی کہ اُن کو خلیفہ بنانے کی کوشش کریں، ولیدؓ نے عمرو بن زُرارہ کی بغاوت انگیز تقریر کی رپورٹ عثمان غنی رضہ کو بھیجی تو یہ جواب آیا :-

"ابن زُرارہ ایک بے تمیز احمق بدّو ہے، اس کو کوفہ سے جلا وطن کر کے شام بھیجدو"

(انساب الاشراف بلاذری طبع فلسطین ۵/۳۰)

۲۳ - معاویہ بن ابی سفیانؓ کے نام

صحابی ابوذر، ابوبکر صدیق کے عہد میں شام جاکر آباد ہو گئے تھے، اگلے چودہ پندرہ برس میں جو انھوں نے شام میں گذارے اُن کے خلاف کسی بے ضابطگی کی شکایت سننے میں نہیں آئی،

سنہ ۳۵ھ سے چند سال پہلے یہودی نومسلم ابن سبا حکومت کا تختہ اُلٹنے اور حضرت علی کو مسند خلافت پر متمکن کرنے کے لئے مہم شروع کر چکا تھا۔ وہ بڑے بڑے اسلامی شہروں کا دورہ کرتا ہوا شام آیا اور صحابی ابوذر کے سامنے اپنا مشن پیش کیا، "ابوذر پر اُس کا جادو چل گیا" اور وہ حکومت شام پر لعن طعن کرنے لگے، امیر معاویہ پر جن کو عمر فاروقؓ نے شام کا گورنر مقرر کیا تھا، اُن کا اعتراض یہ تھا کہ وہ محاصل حکومت کو کل کا کل عوام پر نہیں خرچ کرتے، عمال حکومت اور مالداروں سے اُن کو یہ شکایت تھی کہ وہ ضرورت سے فالتو روپیہ ناداروں کو دینے کی بجائے پس انداز کر لیتے ہیں، اپنے موقف کی تائید میں ابوذر یہ قرآنی آیت پیش کرتے بشر الذین یکنزون الذھب والفضة ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ بمکاو تکوی بھا جباھھم و جنوبھم وظھورھم۔ جو لوگ روپیہ جمع کرتے ہیں اور اسلام کی ترقی کے لئے خرچ نہیں کرتے اُن کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ کو گرم لوہے سے داغا جائے گا۔" امیر معاویہؓ کہتے کہ اگر میں سرکاری آمدنی کی ایک ایک پائی خرچ کر ڈالوں تو حکومت کیسے چلے اور بیرونی خطرہ کا مقابلہ کیسے ہو! مالدار کہتے: زندگی آماجگاہ حوادث ہے اگر سب کچھ خرچ کر ڈالیں تو آڑے وقت کیسے کام چلے گا، وہ اپنی تائید میں قرآن کی یہ آیت پیش کرتے: ولا تجعل یدك مغلولة إلی عنقك ولا تبسطھا كل البسط۔ نہ تو خرچ کرنے سے بالکل ہاتھ روک لو اور نہ اتنی فراخدلی سے خرچ کرو کہ کچھ نہ بچے۔" ابوذر کی تحریک خوب زور پکڑ گئی نادار اور قلاش، مالداروں اور سرکاری عہدہ داروں کا پیچھا کرتے، اُن کو غیرت دلاتے اور روپیہ مانگتے، اُن لوگوں کا گھر میں رہنا یا باہر نکلنا مشکل ہو گیا، انھوں نے امیر معاویہ سے شکایت کی اور بتایا کہ ابوذر کی تحریک نہ صرف دمشق بلکہ سارے شام میں پھیلتی جا رہی ہے اور اگر اُس کی فوری روک تھام نہ کی گئی تو کوئی سنگین انقلاب برپا ہو جائے گا، امیر معاویہؓ نے عثمان غنیؓ سے ابوذر کی شکایت کی اور لکھا کہ فوراً ان کو شام سے بلا لیجئے۔ عثمان غنیؓ نے جواب میں لکھا:-

"سول وار کے سانڈنی نے نتھنے اور آنکھیں پھُلالی ہیں اور جست لگانا ہی چاہتا ہے اس لئے اُس کے زخم مت کریدو، ابوذر کو میرے پاس بھیجدو، اُن کے ساتھ زادِ راہ اور ایک رہبر بھی کرو، نیز لطف و محبت سے پیش آؤ، جہاں تک ہو سکے نہ خود زیادتی کرو نہ اپنے ماتحتوں کو کرنے دو۔" (تاریخ کامل ابن اثیر ۳/۴۴ و تاریخ الامم ۵/۶۶)

۲۴۔ خط کی دوسری شکل

"میرا خط پاکر جُندب بن جُنادہ (ابوذر) کو ننگے پالان پر سوار کرکے یہاں بھیجدو"

یہ خط شیعی ماخذوں سے لیا گیا ہے۔ سنّیعی راویوں نے ابوذر کا قصہ مختلف انداز میں پیش کیا ہے، یہاں اُس کی تفصیلات میں داخل ہونا ضروری ہے نہ مفید، تاہم امیر معاویہؓ کا وہ خط نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جس میں شیعی روایت کے مطابق وہ ابوذر کے شاکی ہیں:

"اگر آپ شام میں امن و امان برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو جندب بن جنادہ کو بلا لیجئے، وہ برون محل کے دروازہ پر آکر یہ نعرے لگاتے ہیں: جاء القطار یحمل النار، لعن اللہ الآمرین بالمعروف التارکین لہ، لعن اللہ الناھین عن المنکر الراکبین لہ۔ دوزخ کی آگ لیکر قافلہ آگیا ہے، خدا کی اُن پر لعنت جو زبان سے امر بالمعروف کی تلقین کرتے ہیں لیکن خود اچھے کام نہیں کرتے، خدا کی اُن پر لعنت جو زبان سے نہی عن المنکر کی تلقین کرتے ہیں لیکن خود بُرائی سے نہیں بچتے۔" (عیون الاخبار تالیف ادریس بن حسن انف قلمی ۲/ ۲۶۸)

۲۵۔ ابوذر کے نام

مراسلہ نمبر ۲۳ امیر معاویہؓ کو بھیجنے کے بعد عثمان غنیؓ نے ابوذر کو براہِ راست یہ خط لکھا:

"میرے پاس آجاؤ، میں معاویہ کی نسبت تمہارے حقوق کا زیادہ خیال رکھوں گا اور تمہارے ساتھ زیادہ اچھی طرح پیش آؤں گا۔"

(تاریخ الخمیس دیار بکری مصر ۲/ ۶۹)

۲۶۔ عبدالرحمٰن بن ربیعہ کے نام

عمر فاروق رض کے عہد میں اسلامی فتوحات کا دائرہ شمال میں قبق پہاڑ (Caucasus) تک وسیع ہو گیا تھا، یہ پہاڑ بحر خزر (Caspian sea) سے شروع ہو کر بحر اسود (Black sea) تک پھیلے ہوئے تھے۔ اس لمبے کوہی سلسلے میں کئی جگہ درے تھے جن سے ہو کر شمال کی طرف سے جنوب اور جنوب کی طرف سے شمال کے علاقہ میں جانا ممکن تھا، دروں کے علاوہ بحر خزر کے ساحل اور قبق پہاڑ کے مابین ایک کھلا میدان بھی تھا جس سے اکثر شمال کے روسی اور ترکی چھاپہ مار جنوب کے شہروں پر جو فارسی قلمرو میں تھے، ترکتازی کیا کرتے تھے نوشیروان عادل نے اپنے علاقہ کے بچاؤ کے لئے میدان اور دروں میں پتھر کی دیواریں چنوا دیں دیواروں میں لوہے کے دروازے بنا دیئے گئے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے مسلح گارڈ مقرر کر دیئے گئے، بحر خزر کے ساحل سے قبق پہاڑ تک جو دیوار بنی وہ سب دیواروں سے زیادہ لمبی تھی اس میں بھی ایک آہنی دروازہ بنایا گیا اور دروازہ سے متصل ایک مستحکم قلعہ تعمیر کیا گیا، یہ دروازہ اور قلعہ بحر خزر کے ساحل سے بہت نزدیک تھا، یہاں ایک شہر وجود میں آیا جس کا نام باب (دروازہ)، یا باب الابواب (سب سے بڑا دروازہ)، پڑ گیا۔

عمر فاروق رض کی فوج نے باب پر چڑھائی کی تو اس علاقہ کے فارسی گورنر نے مسلمانوں سے معاہدہ کر لیا جس کا ماحصل یہ تھا کہ اس کی فوجیں مسلمانوں کے ساتھ مل کر باب پار کے روسی دشمن سے لڑیں گی اور اس خدمت کے مقابلہ میں ان سے کوئی جزیہ یا ٹیکس نہیں لیا جائے گا لیکن اس کی باقی رعایا کو ایک مقررہ ٹیکس دینا ہوگا۔ باب کے مسلمان ملٹری گورنر ایک صحابی عبدالرحمٰن بن ربیعہ تھے، یہ وقتاً فوقتاً باب پار کی روسی بستیوں پر ترکتازی کرتے اور مال غنیمت لیکر لوٹ آتے عمر فاروق رض کے بعد عثمان غنی رض کے عہد میں بھی انھوں نے کئی بار روسی علاقہ پر غارتگری کی اور بڑھتے بڑھتے وہاں کے بڑے شہر بلنجر تک پہونچ گئے۔ اس اثنا میں کوفہ کے بہت سے ایسے سپاہی ان کی زیر کمان آ گئے جن کے دل میں نہ تو جہاد کی لگن تھی اور نہ وہ عثمان غنی رض ہی سے خوش تھے، ان کا

مقصد عربوں میں بداطمینانی اور پھوٹ ڈالنا تھا، عثمان غنیؓ اس حقیقت سے واقف تھے، اس لئے انھوں نے عبدالرحمٰن بن ربیعہ کو خبردار کر دیا کہ کوفہ کی نو وارد فوج کو ساتھ لیکر باب پار کی مہم پر نہ جائیں، لیکن عبدالرحمٰن نے تنبیہہ کی طرف کوئی خاص دھیان نہ دیا اور حسب معمول روسی علاقہ میں جہاد کرنے نکل گئے اور بڑھتے بڑھتے بلنجر تک پہونچ گئے، روسیوں نے ان کو بری طرح گھیر لیا، ان کی اپنی فوج نے خاطر خواہ مقابلہ نہیں کیا، عبدالرحمٰن اور ان کے بیشتر مجاہد مارے گئے عثمان غنیؓ کے تنبیہی خط کا مضمون یہ ہے:

"معاشی آسودگی نے میری رعایا کے بہت لوگوں کو گستاخ و سرکش بنا دیا ہے (اور تمہاری فوج میں ایسے کافی لوگ آ گئے ہیں) لہذا باب پار کے روسی علاقہ میں زیادہ مت گھس جانا ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے"

(تاریخ الامم ۵/۸۵، وتاریخ کامل ابن اثیر مصر ۳/۵۰ واحسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم مقدسی لائڈن طبع ۳۷۶ ومروج الذہب حاشیہ تاریخ کامل ۲/۳-۴ ومعجم البلدان ۲/ ۹-۱۱)

۲۷۔ اکابر کوفہ کے نام

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ عثمان غنیؓ کے انتخاب سے اکثر اصحاب شوریٰ ناخوش تھے نیز یہ کہ مدینہ میں تین سیاسی پارٹیاں پیدا ہو گئی تھیں، ایک حضرت علیؓ کے حامیوں کی، دوسری طلحہ بن عبیداللہ اور تیسری زبیر بن عوام کے ہواخواہوں کی، ان پارٹیوں کی ہم بازی مدینہ کے باہر تین سب سے بڑی عرب چھاؤنیوں۔ کوفہ، بصرہ اور فسطاط (مصر) میں بھی جاری رہی، طلحہ بن عبیداللہ اور زبیر بن عوام بڑے مالدار اور صاحب جائداد تھے، اس لئے یہ روپیہ پیسہ سے بھی اپنے مشن کو تقویت پہونچاتے رہے، یوں تو بصرہ، کوفہ اور مصر سے لوگ برابر مدینہ آتے جاتے رہتے اور ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھتے لیکن حج کے موقعہ پر ہر پارٹی کے کارکن یکجا ہوتے اور اپنے کاموں کا جائزہ لیتے اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنا لائحہ عمل مرتب کرتے۔ اسی زمانہ میں ایک نو مسلم یہودی ابن سبا عربی افق پر سیاہ بادل کی طرح اٹھا، یہ رجعیت کا قائل تھا، یعنی

اس بات کا کہ رسول اللہ، حضرت مسیح کی طرح آسمان پر اٹھالئے گئے ہیں اور ایک مقررہ مدت کے بعد لوٹ کر آئیں گے، ان کی عدم موجودگی میں حضرت علیؓ اُن کی جانشینی کے سب سے زیادہ اہل تھے لیکن ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ نے خلافت غصب کر لی اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ موجودہ حکومت کا تختہ الٹ کر حضرت علیؓ کو خلیفہ بنانے کی کوشش کرے، ابن سبا ہر بڑے شہر کا دورہ کرتا اور وہاں حکومت کی بیخ کنی کے لئے خفیہ کارکن مقرر کرتا اور خط و کتابت نیز سفیروں کے ذریعہ پھوٹ اور انقلاب کے کاموں میں ان کی رہنمائی کرتا، علاوہ بریں ساری عرب چھاؤنیوں اور خاص طور سے کوفہ میں ایک مذہبی طبقہ بھی اُبھر آیا تھا جس کے ہاتھ میں عوام کی مذہبی و ذہنی قیادت تھی۔ اس طبقہ میں بھی دو قسم کے لوگ تھے: ایک عثمان غنیؓ اور اُن کی حکومت کے حامی اور دوسرے اُن کے مخالف، گورنر کوفہ سعید بن عاص کی مجلس میں ایک دن عراق کے سرسبز دیہاتی علاقہ (سواد) کا ذکر ہو رہا تھا کہ مجلس کے ایک نوجوان نے گورنر سے کہا کہ اگر ساحل فرات کی مزروعہ اراضی آپ کی جائداد ہوتی تو کتنا اچھا تھا، مجلس کے وہ لوگ جو دل سے عثمان غنیؓ کے بدخواہ اور اُن کی حکومت کے مخالف تھے یہ سُن کر برہم ہوئے اور بولے: تو ہمارے مفتوحہ اراضی کو قریش کی ملک بنانا چاہتا ہے! اس ذرا سی بات پر تو تو میں میں بڑھی اور مجلس کے کئی افراد نے جن کو حکومت سے پرخاش تھی اور جو مذہبی انانیت میں بھی مبتلا تھے جیسے اشتر نخعی، جُندب اور کُمیل اُٹھ کر اس جوان اور اس کے والد پر ٹوٹ پڑے، گورنر سعید برابر روکتے رہے لیکن ان لوگوں نے ایک نہ سُنی اور اس وقت تک نہ ہٹے جب تک باپ بیٹے بیہوش نہ ہو گئے، گورنر نے مجلس کرنا بند کر دی، مارنے والے اور ان کے ہمخیال سعید اور ان کے حامیوں پر اپنے محلوں کی مسجدوں میں برملا لعن طعن کر کے لوگوں میں اشتعال پیدا کرنے لگے، حکومت کے چند وفاداروں نے سعید سے اس تبرا بازی کی شکایت کی تو انھوں نے کہا مجھے امیرالمومنین نے منع کر دیا ہے کہ کوئی قدم ایسا نہ اٹھاؤں جس سے فضا خراب ہو لہذا اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو براہ راست خلیفہ سے رجوع کیجئے، چنانچہ شہر کے بعض اکابر نے عثمان غنیؓ کو اشتر وغیرہ کی سرگرمیوں سے مطلع کر کے سفارش کی کہ انکو شہر سے جلاوطن کر دیا جائے۔ عثمان غنیؓ نے جواب میں لکھا

" اگر آپ سب کی یہ رائے ہی تو ان فساد انگیزوں کو معاویہ کے پاس شام بھیج دیجئے" (تاریخ الامم ۵/۸۵)
انساب الاشراف میں ہو کہ خود سعید بن عاص نے اشتر اور اُن کے ساتھیوں کی خلیفہ سے ان الفاظ میں شکایت کی تھی:

"جب تک اشتر اور اُس کے ساتھی جو قرار کہلاتے ہیں لیکن ہیں سفہا (احمق او اکھڑ) کوفہ میں ہیں وہاں امن و امان قائم رکھنا میرے بس سے باہر ہے"

۲۸۔ اُشتر نخعی کے نام

بتصریح انساب الاشراف گورنر سعید کی مذکورہ بالا شکایت پڑھ کر اور اُن کے سفیروں سے اشتر وغیرہ کے طرزِ عمل کی توثیق کرنے کے بعد عثمان غنیؓ نے اشتر کو یہ توبیخ آمیز مراسلہ بھیجا:

" تمہارے دل میں ایسے مجرمانہ ارادے ہیں جن کو اگر تم ظاہر کر دو تو تمہارا قتل واجب ہو جائے، میں سمجھتا ہوں تم اپنی معاندانہ سرگرمیوں سے اس وقت تک باز نہ آؤ گے جب تک تم پر کوئی تباہ کن مصیبت نہ آجائے گی، میرا خط پاکر شام چلے جاؤ کیونکہ تم کوفہ کے لوگوں کو باغی بنا رہے ہو اور اُن کو تباہ کرنے کی اپنے بس بھر کوشش کر رہے ہو" (انساب الاشراف ۵/۴۰-۴۱)

۲۹۔ سعید بن عاص کے نام

اُشتر نخعی اور ان کے ساتھی جب دمشق پہونچے تو امیر معاویہ نے ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا، ایک بڑی اور عمدہ عمارت میں ان کو ٹھہرایا اور دونوں وقت اپنے ساتھ ہی ان کو کھانا کھلاتے، جب تکان سفر اُتر گئی اور نو وارد خوب تازہ دم ہو گئے تو امیر معاویہؓ نے ان کو کئی صحبتوں میں دوست اور ناصح کی طرح سمجھایا بجھایا کہ اپنی فتنہ انگیزی سے باز آئیں اور امن پسند بن جائیں لیکن اُن کو مکمل ناکامی ہوئی، اشتر اور ان کے ساتھیوں کی مذہبی رعونت امیر معاویہؓ کے دانشمندانہ مشوروں کے سامنے جھکنے کو تیار نہ ہوئی اور وہ اپنی قریش و حکومت دشمنی پر اڑے رہے، بلکہ اس جماعت کے بعض افراد نے امیر معاویہ سے سخت گستاخانہ اور

ناسمجھی کی باتیں کیں، اس کے علاوہ یہ لوگ دمشق میں جس سے ملتے اس کو پھوٹ اور بغاوت کی تلقین کرتے، امیر معاویہؓ ان سے زچ آگئے اور ان کے قیام سے ان کو شام میں فتنے کی پرچھائیاں پڑتی نظر آنے لگیں تو انھوں نے خلیفہ کو ایک عریضہ لکھا جس میں ان قرار کی بیمار نفسیات پر روشنی ڈالتے ہوئے درخواست کی تھی کہ ان کو شام سے بلا لیا جائے، خط کا یہ اقتباس ملاحظہ ہو۔

"آپ نے میرے پاس ایسے لوگ بھیجے ہیں جو شیطان کی زبان سے شیطانی باتیں کرتے ہیں، جو قرآن کی آڑ لیکر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں ان کا مقصد مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا اور رسول وا ریا کرنا ہے ... مجھے اندیشہ ہے کہ اگر یہ لوگ شام میں ٹھہرے رہے تو یہاں کے باشندوں میں بھی فتنہ انگیز رجحانات پیدا کر دیں گے ......"

عثمان غنیؓ نے امیر معاویہؓ کو لکھ دیا کہ قرار کو کوفہ لوٹا دو، وطن پہونچکر یہ پہلے سے زیادہ جرأت و شدت سے حکومت پر لعن طعن کرنے لگے۔ گورنر سعید نے بڑے سخت الفاظ میں مرکز سے ان کی شکایت کی۔ عثمان غنی نے اب ان کو شمالی شام کے شہر حمص جلاوطن کرنے کا حکم صادر کیا جہاں مشہور جنرل خالد بن ولیدؓ کے صاحبزادے ضلع گورنر تھے۔

"ان مفسدوں کو عبدالرحمٰن بن خالد کے پاس جلا وطن کر دو۔"

۳۰۔ اشتر نخعی اور ساتھیوں کے نام

دوسرا خط عثمان غنیؓ نے خود اشتر اور ان کے ساتھیوں کو اس مضمون کا ارسال کیا۔

"واضح ہو کہ میں نے تم کو حمص جلا وطن کرنے کا حکم دیا ہے، میرا یہ خط وصول کر کے تم وہاں چلے جانا، یہ کارروائی مجبوراً کی گئی ہے کیونکہ تم اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہو، والسلام۔"

(تاریخ الامم ۵/۹۰)